

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ 15 راگست 2008ء بر طابق 12 شعبان 1429ھ بروز جمعہ بوقت سہ پہر پانچ بجکبر تیس منٹ پر زیر صدارت جناب اپسیکر محمد اسلم بھوتانی بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔
جناب اپسیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز با قاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔
تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

حافظ محمد شعیب آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

يَا يُهُدُ الَّذِينَ أَمْنَوْا لَا تَتَخَذُوا الْيَهُودَ وَ النَّصَارَى إِلَيَّأَمْ بَعْضُهُمْ أَوْلَيَاءُ بَعْضٍ ط وَمَنْ
 يَتَوَلَّهُمْ مِنْكُمْ فَإِنَّهُمْ مِنْهُمْ ط إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّلِيمِينَ ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيمُ ط

(پارہ نمبر ۲ سورہ المائدہ آیت نمبر ۱) (۵)

ترجمہ: اے ایمان والو! تم یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناو، یہ تو آپس میں ہی ایک دوسرے کے دوست ہیں۔ تم میں سے جو بھی ان میں سے کسی سے دوستی کرے وہ بیشک انہی میں سے ہے، ظالموں کو اللہ تعالیٰ ہرگز راہ راست نہیں دکھاتا۔

جناب اپسیکر: بِسِمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ۔

سید مطیع اللہ آغا (ڈیٹی اپسیکر): جناب اپسیکر صاحب!

جناب اپسیکر: جی۔

سید مطیع اللہ آغا (ڈیٹی اپسیکر): جناب اپسیکر! مولوی عبدالصمد آخوندزادہ وزیر جنگلات کا بھتija وفات پاچکا ہے ان کے لئے دعائے مغفرت کریں۔

جناب اپسیکر: مولوی صاحب دعائے مغفرت کریں۔ (دعائے مغفرت کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی موجودہ اجلاس کے لئے چیئرمینوں کے پینسل کا اعلان کریں۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): بلوچستان صوبائی اسمبلی کے قواعد و انصبات کا رجسٹری 1974ء کے قاعدہ

نمبر 13 کے تحت جناب اسپیکر صاحب نے صبِ ذیل ارکین کو اسیبلی کے اجلاس کے لئے علی الترتیب صدر نشین مقرر کیا ہے:

- 1۔ شیخ جعفر خان مندوخیل صاحب۔
- 2۔ محترمہ ثمینہ رازق صاحب۔
- 3۔ جناب جعفر جارج صاحب۔
- 4۔ محترمہ فوزیہ نذیر مری صاحبہ۔

جناب اسپیکر: سیکرٹری اسیبلی رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔ رخصت کی درخواست کوئی نہیں ہے۔ محکیں میں سے کوئی ایک رکن اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 8 کی بابت اسیبلی کے قواعد و انضباط کا رجسٹر 1974ء کے قاعدہ نمبر 104 کی شق (6) کے مقتضیات سے مستثنیٰ قرار دینے کی تحریک پیش کریں۔ جی کون؟ جی منستر مائنز!

میر عبدالرحمٰن مینگل (وزیر معدنیات): جناب اسپیکر! خضدار اور بلوچستان کے دوسرا علاقوں میں ایف سی عوام کو ناجائز تنگ کر رہی ہے اور چادر اور چارڈیواری کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے ناجائز گرفتاریاں۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: پوائیٹ کیا ہے آپ کا؟

میر عبدالرحمٰن مینگل (وزیر معدنیات): پوائیٹ یہ ہے جناب! میں جناب وزیر اعلیٰ صاحب کی توجہ اس جانب مبذول کرنا چاہتا ہوں کہ وہ آئی جی ایف سی یا حکام بالا سے بات کریں تاکہ یہ ایف سی کو گام دیں جو باوے لے کتوں کی طرح عوام کو تنگ کر رہی ہے۔

جناب اسپیکر: کہاں پر، کیا واقعہ ہوا ہے؟

میر عبدالرحمٰن مینگل (وزیر معدنیات): خضدار اور نوشکی میں۔

جناب اسپیکر: اچھا ٹھیک ہے جی آپ کی بات ریکارڈ پر آگئی، وزیر اعلیٰ صاحب نے سُن لیا۔ جی Who will move? جی لاۓ منستر صاحبہ!

محترمہ روہینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور): بِسَمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مشترکہ قرارداد نمبر 8، میں رکن تحریک پیش کرتی ہوں کہ ذیل قرارداد کو اسیبلی کے قواعد و انضباط کا رجسٹر 1974ء کے قاعدہ

نمبر 104 کے ضمن (6) کے مقتضیات سے مستثنی قرار دے کر پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب اسپیکر: آیا تحریک منظور کی جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) مولانا عبدالواسع، جناب محمد صادق عمرانی، سردار ثناء اللہ زہری، میر اسد اللہ بلوچ، انجینئر زمرک خان، سردار محمد اسلم بزنجو، محترمہ روہینہ عرفان، کیپٹن (ر) عبدالخالق اچکزئی، میر رستم خان جمالی، میر عبدالرحمن مینگل، میر جمل کلتمتی، صوبائی وزراء اور میر ظہور حسین خان کھوسہ، ممبر بلوچستان صوبائی اسمبلی۔ محکین میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر 8 پیش کریں۔

محترمہ روہینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور) : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔

جناب اسپیکر: جی۔ Law Minister, please.

مشترکہ قرارداد نمبر 8

محترمہ روہینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور) : بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ چونکہ آئین کے آڑیکل نمبر 41 کے تحت بلوچستان صوبائی اسمبلی صدر کے منصب کے انتخاب کے لئے الیکٹورل کالج (حلقةء انتخاب) کا حصہ ہے اس لئے بلوچستان صوبائی اسمبلی صدر پاکستان کے جائز یا قانونی انتخاب منعقدہ اکتوبر 2007ء پر اعتراض کے باوجود یہ ایوان سمجھتا ہے کہ جزل ریٹائرڈ پرویز مشرف آئین پاکستان کی خلاف ورزی کے مرتكب ہونے، انتہائی بدانتظامی کا ارتکاب کرنے اور درج ذیل دیگر وجوہات کی بناء پر صدر کے منصب پر فائز رہنے کے اہل نہیں رہے:

(i) یہ کہ جزل ریٹائرڈ پرویز مشرف نے دو مرتبہ آئین پاکستان کو معطل کیا۔

(ii) یہ کہ اس نے آئین پاکستان کی خلاف ورزی اور توہین کی اور جمہوریت کی طرف گامزن عمل کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا۔

(iii) یہ کہ آئین پاکستان کے آڑیکل 41 کی شق (1) کے تحت صدر پاکستان، مملکت کے اتحاد کی نمائندگی کرتا ہے لیکن جزل ریٹائرڈ پرویز مشرف نے اس کی خلاف ورزی کی اور صوبوں کے درمیان بداعتمادی اور احساس محرومی پیدا کی جس سے وفاق پاکستان کمزور ہوا۔

(iv) یہ کہ جزل ریٹائرڈ پرویز مشرف کی گزشتہ آٹھ سالوں کی پالیسیوں کی وجہ سے پاکستان سیاسی اور معاشی لحاظ سے بندگی میں پہنچ چکا ہے اور ان کی ناقص اور ناکام پالیسیوں کی وجہ سے مملکت پاکستان اپنی

تاریخ کے بدترین بھلی کے بھر ان سے دوچار ہوا جس کے نتیجے میں عوام بدترین اذیت کا شکار ہوئے اور ساتھ ہی وفاق کمزور ہوا اور مملکت کے اہم ترین اداروں پر سے قوم کا اعتماد اٹھ گیا۔

(v) یہ کہ جزل ریٹائرڈ پرویز مشرف نے غیر جمہوری وغیر آئینی طور پر طاقت کا استعمال کرتے ہوئے بلوچستان میں فوجی آپریشن شروع کیا۔ جسمیں بزرگ رہنمای نواب محمد اکبر خان بگٹی سمیت ہزاروں بلوچستانیوں کا قتل عام کیا گیا۔ سینکڑوں بلوچوں، پشتونوں اور دیگر بلوچستانیوں کو غیر قانونی طور پر عقوبت خانوں میں رکھا گیا۔ ملک بھر میں انتہاء پسندی کے نام پر فوجی آپریشن کے ذریعے بے گناہ شہریوں کا قتل عام کیا گیا۔

الہذا مندرجہ بالا حلقہ کی روشنی میں یہ نمائندہ ایوان، جزل ریٹائرڈ پرویز مشرف سے مطالہ کرتا ہے کہ وہ صدر پاکستان کے منصب کے لئے اپنے الیکٹو رول کا لمحہ (حلقةء انتخاب) سے اعتماد کا ووٹ حاصل کریں یا آئین پاکستان کے تحت فوری طور پر صدر پاکستان کے منصب سے مستعفی ہوں۔ بصورت دیگر یہ ایوان مجلس شوریٰ (پارلیمنٹ) سے پُر زور مطالہ کرتا ہے کہ وہ آئین کے آرٹیکل 47 کے تحت صدر کو موآخذے کا نوٹس جاری کر دے۔

جناب اسپیکر: مشترکہ قرارداد نمبر 8 پیش ہوئی۔ محکمین اس قرارداد کی admissibility کے بارے میں اپنی مختصر بات کریں۔

To start with Mr. Sadiq Umrani.

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب اسپیکر صاحب! آج بلوچستان اسمبلی کا یہ خصوصی اجلاس ریٹائرڈ جزل پرویز مشرف پر عدم اعتماد کرتے ہوئے قومی اسمبلی سے اُن کے موآخذے کا مطالہ کرتا ہے۔ جناب اسپیکر! آپ جانتے ہیں کہ جزل مشرف نے ایک فوجی حق کی حیثیت سے اس ملک کے تمام آئینی اداروں کو توڑا۔ پارلیمنٹ کو توڑا۔ منتخب عوامی نمائندوں کو قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا رکھا۔ فوج کو عوام کے ساتھ لڑایا۔ ملک کی معیشت کو بتاہ کیا۔ پاکستان کا وقار، ملکی اور بین الاقوامی سطح پر اس ملک کے وقار کو مجرور کیا اور آج پورے ملک میں جو کچھ ہو رہا ہے آٹے کا بھر جان، بھلی کا بھر جان، پانی کا بھر جان، شاک ایکچھنج کا بھر جان اور ملک کے اندر امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورت حال کا بھی ذمہ دار ماضی کے حکمران جزل مشرف صاحب خود ہیں اُنہوں نے یہاں پر اپنے ذاتی اقتدار کے لئے، اپنی اناپرستی کے لئے بلوچستان میں فوجی آپریشن شروع کیا۔ بلوچستان کے ایک بزرگ رہنمای نواب محمد اکبر بگٹی کے گھر

کو مسماں کیا گیا پہاڑ کے اندر جا کر ان کو قتل کیا گیا۔ جناب! یہ کہاں کا دستور ہے یہ کہاں کا اسلام ہے کہ ایک آدمی کو قتل بھی کرو اور اُس کی لاش اُنکے ورثاء کے حوالے بھی نہ کرو اس سے بڑا عسکر جرم اور کیا ہو سکتا ہے۔ اس نے سپریم کورٹ کے ساتھ جوں کو اٹھا کے گھروں کے اندر نظر بند کیا۔ پاکستان کے اندر جو کچھ مظالم ہوئے اُن تمام مظالم کا ذمہ دار جزل مشرف ہیں۔ فوج کی ہم عزت و احترام کرتے ہیں۔ فوج کسی ذاتی ایک فرد واحد کی فوج نہیں ہے اُس نے فوج کو آج بلوجستان کے عوام versus فوج کی جگہ ہو رہی ہے۔ اس کی ذمہ داری۔-----

جناب اپسیکر: صادق صاحب! ایک منٹ۔ محترمہ ثمینہ صاحبہ شاید اُن کی، آپ اگر CM صاحب کے چمپیر میں جائیں جب ووٹنگ ہوتو۔ Then we will call her. If she can sit in - Then we will call her. Please Sadiq CM chamber.

continue.

میر محمد صادق عمرانی (وزیر مواصلات و تعمیرات): جناب اپسیکر صاحب! بلوجستان کے اندر آج جو کچھ بھی ہو رہا ہے نواب اکبر بگٹی کے قتل کے بعد ہم اس ایوان کے اندر یہ بھی مطالبات کریں گے اسکے ساتھ ساتھ کہ نواب اکبر بگٹی کا قتل ہزاروں بلوجوں کے قتل کے الزام میں اُس کے خلاف بھی ایف آئی آر، ہم نواب صاحب کو request کرتے ہیں آج ہی حکم دیں کہ اُن کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے (ڈیک بجائے گئے) نہ صرف ایف آئی آر درج کی جائے بلکہ ہم سمجھتے ہیں کہ فوری طور پر بلوجستان سے جزل مشرف کی وارنٹ گرفتاری جاری کی جائے اور انہیں بلوجستان لایا جائے اُن کی تحقیقات تفتیش ہونی چاہیئے کہ انہوں نے اپنے ذاتی مقاصد کیلئے ہزاروں بلوجوں کا قتل عام کیا نہ صرف نواب اکبر بگٹی کا قتل، مکران کے اندر، پنجکور کے اندر، خضدار کے اندر، مستونگ کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے یا کوئی کے اندر جو کچھ ہو رہا ہے لا ایڈنڈ آرڈر کا جو مسئلہ ہے ان تمام چیزوں کا ذمہ دار مااضی کے حکمران اور جزل مشرف صاحب خود ہیں تو جناب اجزل مشرف نے اس ملک کے اداروں کو بتاہ کیا۔ اور گزشتہ ہفتلوں سے وہ جمہوری حکومت کے خلاف سازشوں میں بھی مصروف ہیں تاکہ کسی طریقے سے اس پارلیمنٹ کو دوبارہ اپنے ذاتی مقاصد کے لئے استعمال کر سکیں۔ لیکن اس ملک میں جناب آصف زرداری صاحب، مولانا فضل الرحمن صاحب اور میاں نواز شریف صاحب نے جو دو راندیشانہ ملکرخلوط حکومت نے جو فیصلہ

کیا آج پورے ملک کے اندر اور بلوچستان کے اندر ہم سب اس قرارداد کی مکمل حمایت کرتے ہیں اور نہ صرف اس اسمبلی کے فلور پر اور اس کے باہر بھی پوری طاقت کے ساتھ پوری قوم کا یہ مطالبہ ہے کہ جزل مشرف چلے جائیں کیونکہ جس اسمبلی سے انہوں نے ووٹ لیا تھا اُس وقت وہ سرکاری ملازم تھے۔ ملازم کی حیثیت سے وہ صدارتی انتخابات میں حصہ نہیں لے سکتے تھے۔ لیکن انہوں نے اپنے مقاصد کے لئے آئین میں ترمیم کی۔ ہر وہ فیصلے کیئے جو اُس کے ذاتی مقاصد کے لئے تھے۔ جناب اپسیکر! ایک پارلیمنٹ جو پانچ سال کیلئے منتخب ہوتی ہے اور دس سال کیلئے ایک پریزیڈنٹ کو منتخب کیا گیا جو بالکل غیر قانونی ہے۔ اُس کو اس پارلیمنٹ سے جو بھی صدر ہے مشرف ہو یا کوئی بھی ہونئی حکومت نئی پارلیمنٹ تشکیل پا چکی ہے ملک کے سولہ کروڑ عوام نے چاروں صوبائی اسمبلیوں میں، قومی اسمبلی میں اپنے منتخب نمائندے بھیجے ہیں یہ حق اُن کو ہے کہ وہ نئے صدر کا انتخاب کریں۔ لیکن اب پورے ملک کی چاروں اسمبلیاں جو الیکٹوریل ہیں صدارتی انتخاب کے لئے، تمام نے صدر مشرف کو مسترد کر دیا اُس پر عدم اعتماد کا اظہار کیا کہ مشرف آپ رضا کارانہ طور پر، باعزت طور پر نہیں کہوں گا آپ جلدی سے قوم پر ایک احسان کریں اور چلے جائیں تاکہ اس ملک کے اندر جمہوری ادارے مستحکم ہوں پارلیمنٹ کی بالادستی ہو قانون کی بالادستی ہو بلوچستان کے اندر جو فوجی آپریشن شروع ہوا ہے اس کا خاتمہ ہو۔ یقیناً میں اس فلور پر اس بات کی بھی یقین دہانی کراتا ہوں کہ پچھلے دنوں آصف زرداری صاحب کے ساتھ ہمارے پارلیمانی گروپ کی ایک میٹنگ ہوئی اس میں یہ بات کی گئی کہ بلوچستان کے اندر جو فوجی آپریشن شروع ہو چکا ہے جس کو جزل مشرف نے شروع کیا اس کو ختم کیا جائے۔ جیسے اس ملک کی تمام صوبائی اسمبلیاں قومی اسمبلی اور سینٹ صدر کے موآخذے کا بل اقرارداد پاس کریں گی۔ میں سمجھتا ہوں صدر کو یقیناً جانا ہو گا اور بلوچستان کے اندر فوجی آپریشن بھی ختم ہو گا اور صرف آپریشن ختم نہیں ہو گا بلکہ ہم اس اسمبلی کے اندر جتنے بھی اتحادی ساتھ مختلف معزز رکن بیٹھے ہیں ہم سب کو ملکر اس بات کی بھی تحقیق کرنا پڑے گی کہ بلوچستان کے اندر جو کچھ ہوا بہت زیادتی ہوئی اس کا اب ازالہ ہونا بہت ضروری ہے۔ یہاں پر کہا گیا کہ جزل مشرف نے اپنے دورافتدار میں بڑے ترقیاتی کام کرائے۔ جبکہ اس نے یہاں نسلی، لسانی تعصبات پیدا کیئے لوگوں کو آپس میں لڑا کر اپنے مقاصد حاصل کیئے۔ ایجنسیاں کسی کے ذاتی ملازم یا نوکر نہیں جن کے ذریعے رہ استیمپ پارلیمنٹ بنائی گئی۔ کیا کچھ اس ملک کے اندر نہیں ہوا؟ ان تمام چیزوں کے

ذمہ دار جنرل مشرف ہیں۔ لہذا میں اس قرارداد کی حمایت کرتا ہوں۔ thank you

جناب اپیکر: شکریہ جی۔ سردار شناع اللہ زہری صاحب!

سردار شناع اللہ زہری (وزیر امیں اینڈ جی اے ڈی): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں سمجھتا ہوں جناب اپیکر!

آج جو بلوجہستان اسمبلی کا اجلاس ہے یہ ایک تاریخی اجلاس ہے اور اس اجلاس کو میرے خیال میں بلوجہستان اور پاکستان کے عوام ہمیشہ یاد رکھیں گے۔ آج ہم اس ڈیٹیٹر کے خلاف یہاں resolution پاس کر رہے ہیں جس نے آٹھ سال تک بے دردی سے ملکی اداروں کو تباڑا ہے جس نے آئین کی violation کی ہے جس نے دو دفعہ جوں کو معزول کیا اور جو بھی ادارے ان کے سامنے آتے رہے وہ ان کو اپنے گھر کی لوٹڈی سمجھ کر تباڑتا رہا ہے۔ موجودہ اسمبلی جب قائم ہوئی میں نے اپنی پہلی speech میں کہا تھا کہ فوراً سے پیشتر اگر اس ملک میں ڈیموکریٹی کو پہنچنے کی ضرورت ہے یا جمہوریت کو متھکم کرنے کی ضرورت ہے تو اس کا واحد ایک ہی علاج یہ ہے کہ پرویز مشرف کو جانا چاہئے یہاں سے لیکن میں سمجھتا ہوں دیر آئید درست آیدوالی بات ہے کہ کافی دیر کے بعد سوچ بچار کے بعد جو دونوں بڑی پارٹیاں ہیں انہوں نے یہ فیصلہ آخر کر رہی لیا کہ فساد کی جڑ فساد کی بنیاد اس ملک میں ایک ہی شخص ہے جس کا بار بار ہم ذکر کر رہے ہیں بلکہ ہم تو جناب اپیکر! پچھلے آٹھ سال سے چھینچے چلا تے آرہے ہیں کہ خدا کے لئے اس آدمی سے اس ڈیٹیٹر سے ملک کو نجات دلائی جائے۔ جناب اپیکر! میں تھوڑا سماضی کی طرف جاؤں گا پاکستان کی تاریخ اس قسم کے ڈیٹیٹروں سے بھری پڑی ہے۔ پرویز مشرف نے میرے خیال فروری 2008ء کے ایکشن کے وقت کہا تھا کہ اگر میری حمایت جو میری حمایت کرتے ہیں پارٹی کے لوگ ہیں جو بھی ہیں وہ اگر ہار گئے تو میں مستغفی ہو کر چلا جاؤں گا لیکن جناب اپیکر! ڈھنٹائی کی بھی ایک حد ہوتی ہے۔ resign کرنے کی بجائے اٹا انہوں نے جمہوری حکومت کے خلاف سازشیں شروع کر دی ہیں۔ جناب اپیکر! ملک کی دیگر تینوں اسمبلیوں نے پہلے اور آج چوتھی بلوجہستان صوبائی اسمبلی بھی پرویز مشرف کے خلاف باری اکثریت سے عدم اعتماد کا اظہار کر رہی ہے لیکن ابھی ابھی جو ہم اپیکر چیز بر میں میٹھے تھے کہ TV پر سلائیڈ چل رہا تھا کہ میں مستغفی نہیں دوں گا تو میں اس ایوان کے توسط سے جناب اپیکر! پرویز مشرف سے کہنا چاہوں گا کہ پرویز مشرف اب تمہیں جانا ہو گا اور یہ بلوجہستان کے لوگوں کا فیصلہ ہے بلوجہستان کے عوام کا فیصلہ ہے بلکہ پورے پاکستانی عوام کا فیصلہ ہے کہ اب تم

presidency میں بیٹھ کر جمہوری حکومت کے خلاف سازشیں نہیں کر سکتے۔ جناب اسپیکر! پاکستان کاالمیہ رہا ہے یہاں پر جو بھی آیا ہے خوشی کے ساتھ نہیں گیا ہے غلام محمد سے لیکر ضیاء الحق تک، ضیاء الحق سے لیکر پرویز مشرف تک آپ تاریخ انٹھا کر دیکھ لیں غلام محمد آنکھوں سے اندھا کانوں سے بہرہ ہاتھ پاؤں ان کے کام نہیں کر رہے تھے اس کے باوجود جانے پر راضی نہیں تھا آخر کا زبردستی اسکواٹھا کر گاڑی میں ڈال کر ان کے گھر پھینک دیا گیا۔ اور سکندر مرزا نے اقتدار سنجھا لان کا حشریہ ہوا کہ ان کی کنٹی پر بندوق رکھ کر زبردستی ائمہ مارشل ایوب خان نے ان سے استغفار لیا اور ان کو جہاز میں بٹھا کر ایران بھیج دیا گیا اور ایران سے وہ انگلینڈ چلے گئے جہاں انہوں نے زندگی کے آخری آیام بڑی کسپرسی کی حالت میں گزارے۔ اس کے بعد یہی تاریخ دیکھیں گو کہ لوگ کہتے ہیں کہ ایوب خان باوقار طریقے سے گیا ہے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ ایوب خان باوقار طریقے سے گیا ان کو بھی پاکستانی عوام نے زبردستی presidency سے باہر بھیج نکلا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب وقت آ گیا ہے کہ پرویز مشرف کو بھی زبردستی presidency سے پکڑ کر باہر نکلنے کا تائماً آچکا ہے۔ جناب اسپیکر! ہم سمجھتے ہیں کہ جتنے بھی واقعات یہاں پر ہوئے ہیں جیسے کہ ہمارے دوست صادق عمرانی صاحب نے کہا اس کی تفصیل میں میں نہیں جانا چاہتا ہوں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ سب کے سب پرویز مشرف کی ضد اناکا معاملہ رہا ہے ہمارے پرویز مشرف سے ذاتی اختلافات نہیں نہ اس نے ہماری جا گیر پر قبضہ کیا ہے نہ کچھ اور لیکن ہمارا اس سے شروع دن سے ایک اصولی اختلاف رہا ہے وہ یہ کہ اس نے یہاں پر ایک ڈکٹیٹر کی حیثیت سے حکمرانی کی اور سب سے چھوٹا صوبہ جو بلوچستان ہے جو ہمیشہ محروم رہا ہے 1958ء سے لیکر یا جب سے پاکستان بنا ہے محرومیوں کا شکار رہا ہے۔ پرویز مشرف نے آتے ہی یہاں بلوچستان کو تحریب گاہ بنایا اور اس پر فوجی آپریشن شروع کر دیا۔ ان سے کئی بار یہ کہنے کی کوشش کی کہ خدا کے لئے یہاں کے لوگوں کے ساتھ نماکرات کیا جائیں لیکن پرویز مشرف نے نماکرات کو اپنی ذاتی اناکا مسئلہ بنایا اور اس نے بلوچستان کے بزرگ ہمارے قبائلی سردار نواب محمد اکبر خان بگٹی جو تمام قبائل کے لئے قابل احترام تھے زبردستی ان کو دیوار سے لگانے کی کوشش کی اور مجبوراً نہیں پہاڑوں کا رخ کرنا پڑا میں داد دیتا ہوں اس پیران اسی سالہ سردار کو جس نے پرویز مشرف کے سامنے اپنا سر جھکانے سے اپنا سر دینا قبول کیا (ڈیک بجائے گئے) جناب اسپیکر! بات لمبی ہو جاتی ہے آگے جانے کی بات ہوتی ہے مختصرًا میں یہی کہوں گافینڈر ل گورنمنٹ

سے پارلیمنٹ سے دونوں ایوانوں سے یہی درخواست کروں گا کہ جلد سے جلد پرویز مشرف کے موآخذے کی جو چارج شیٹ ہے اس کو تیار کیا جائے اور اس کو پیش کیا جائے اور اس کے ساتھ میں یہ کہوں گا کہ انہیں سیف پیچھے بھی نہیں دیا جائے۔ جناب اسپیکر! یہاں پر ہمیشہ سے جیسا کہ پہلے میں نے عرض کیا کہ غلام محمد کو اٹھا کر گھر پر چینک دیا گیا سکندر مرزا کو exile پر بھیج دیا گیا۔ جناب اسپیکر! یہاں پر میں سمجھتا ہوں کہ جزل مشرف کا ٹرائل ہونا چاہئے جیسے پہلے میں نے اپنی تقریروں میں کہا تھا ان کا ٹرائل ہونا چاہئے باقاعدہ جو قتل عام انہوں نے کیا ہے تمام پاکستان میں اور خصوصاً بلوچستان میں انکے خلاف FIR درج کرنی چاہیے۔ بھٹو جیسے عظیم لیڈر کو ایک جعلی کیس میں ٹرائل کیا جاتا ہے اور ان کو تختہ دار پر لٹکایا جاتا ہے۔ جناب اسپیکر! تو پرویز مشرف بھٹو سے بڑے لیڈر نہیں (ڈیسک بجائے گئے) میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک میں اب نئی تاریخ رقم ہونی چاہیے اور دنیا میں جہاں پر بھی آپ دیکھیں انٹرنشنلی آپ دیکھیں جہاں بھی ڈلٹیٹر ہے ان کا جو بھی انجام ہوا ہے چاہے hang پر گئے ہیں ان پر عالمی عدالت میں مقدمہ چلا یا گیا۔ آئی سی جے میں مقدمہ چلا یا گیا یا کہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ پرویز مشرف کا نہ اس کو آئی سی جے بھیجا جائے نہ exile کیا جائے بلکہ ان کا ٹرائل پاکستان میں ہونا چاہیے اور open trial کا تعین ہونا چاہیے اور پاکستان کے عوام دیکھ لیں کہ ایک ڈلٹیٹر جس نے زیادتیاں کی ہیں اس کا کیا حشر ہوتا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں ان روایات کو ختم کرنا ہو گی کہ جی اگر کوئی ریٹائرڈ فوجی جزل رہا ہے تو مقدس گائے (secret cow) ہے اس کو ہاتھ نہیں لگانا ہے نہیں جناب اسپیکر! وقت آ گیا ہے کہ سزا اور جزا کا شکر یہ ادا کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: مولانا عبدالواسع صاحب! آپ بات کریں گے؟

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): شکریہ جناب اسپیکر صاحب (عربی) جناب اسپیکر! بلوچستان اسمبلی اور اس معزز ایوان کے معزز ارکین سب سے پہلے میں ان قائدین کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں محترم آصف علی زرداری اور قائد جمعیت مولانا فضل الرحمن اور محترم اسفندیار خان ولی صاحب اور جناب محترم میاں محمد نواز شریف صاحب اور دیگر قائدین کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اس بات پر کہ جناب اسپیکر! پاکستان کی تاریخ میں پاکستان کے بنے کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ موآخذے کی تحریک پر غور ہو رہا ہے اور ملک کی تمام سیاسی جماعتیں اور بڑے بڑے قائدین اس نقطے پر متفق ہیں جناب اسپیکر! اگر ہماری تاریخ کو

اٹھایا جائے جو کہ ہم ہر وقت یہ گلہ و ٹنکوہ کرتے ہیں کہ ہمارے اوپر زیادہ تر عرصہ حکمرانی ڈکٹیٹر شپ کے حوالے سے ہوئی ہے آمریت کے حوالے سے ہوئی ہے تو کیا یہ آمریت یا ڈکٹیٹر شپ یہ وہاں سے ہمارے اوپر مسلط ہوئی ہے ہمارا بھی اس میں ایک کردار ہے تو جناب اسپیکر! اگر پوری تاریخ کا جائزہ لیا جائے جب بھی اس ملک میں ڈکٹیٹر شپ کا جو پایہ اور پنجاب مضبوط ہوا ہے تو کم از کم کوئی نہ کوئی سیاسی جماعت انہوں نے اپنے ساتھ ملا کے تو ان کے پنجے مضبوط ہوئے ہیں اور یہ پہلی دفعہ ہے کہ تمام سیاسی جماعتوں اس پر متفق ہیں کیونکہ جب بھی ہماری اسمبلی کا جو کردار رہا ہے اور ہماری سیاست کا جو کردار رہا ہے جب بھی ہماری کوئی جمہوری حکومت بر سر اقتدار ہو تو بالواسطہ یا بلا واسطہ ہماری حزب اختلاف کی نظریں ڈکٹیٹر کی طرف ہو گئی اور خوب بہانہ لڑالڑا کے آخر آ کے وہ کچھ سیٹیں بڑھ جاتی ہیں اس دوڑ میں ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کے لئے اس وقت اللہ کا کرم ہو گیا کہ میں یہاں آ کر کے بیٹھ گیا تو اسی بنیاد پر ہمارے ملک کی تاریخ میں اگر یہ عمل ہوا ہے تو اس عمل میں ہم بھی برابر کے شریک ہیں اور اس بار جب کہ پوری پاکستانی تاریخ میں مواغذے کی تحریک آئی اور چاروں اسمبلیوں سے اس کے لئے قرارداد منظور تقریباً اتفاق رائے سے اکثریتی رائے سے، واحد بات یہ ہے کہ تمام سیاسی قوتوں میں ایک بات پر متفق ہیں لیکن جناب اسپیکر! میں آپ کی توجہ آنے والے حالات کی طرف بھی مبذول کرنا چاہتا ہوں اب تو ایک اچھی بات ہے ہم سب بیک آواز کہتے ہیں اس خوشی میں کہ ہماری جان چھوٹ جائیگی ایک ڈکٹیٹر شپ سے اگر نہیں چھوٹی تو بھی ہمارا کم از کم اتحاد تو قائم ہو گیا لیکن جناب اسپیکر! میں آنے والے حالات پر بھی یا موجودہ جو ہماری سیاسی روشن ہے یا ہماری جمہوری حکومت کی جو روشن ہے تو کیا ہم اپنی طرف بھی کچھ رجوع کریں گے یا صرف ہم کہیں گے کہ ساری ان کی ذمہ داریاں ہیں تو جناب اسپیکر!

ہمارے محترم وزیر اعظم سید یوسف رضا گیلانی صاحب یا جو ہماری موجودہ جمہوری حکومت ہے ان سب سے میں گزارش کروں گا کہ یہ موجودہ اجنبی ہے دہشتگردی کے حوالے سے جو دہشتگردی کی آڑ میں مسلمانوں اور امت مسلمہ اور پاکستان کے لوگوں کا خون بھایا جا رہا ہے یہاں کے مسلمانوں پر جو کچھ ہو رہا ہے تو یہ زبان جب مشرف صاحب استعمال کرتے تھے وہی زبان ہماری جمہوری حکومت کی ہے لیکن میں اس پر یہ گزارش کروں گا کہ اگر اس ڈکٹیٹر شپ کی پالیسیاں غلط ہیں تو ہم اس سے اتفاق کرتے ہیں اور ہم نے ان کی نشاندہی جناب اسپیکر! اس موقع پر بھی کی جب 2005ء میں میرے خیال میں اعتماد کا ووٹ

مانگنے کے لئے انہوں نے بلا یا تھا لیکن بلوچستان اسمبلی کی طرف سے ہماری جماعت نے جب ہم وہاں گئے تو انہوں نے ڈاکٹر قدریکا مسئلہ اٹھایا کہ ڈاکٹر قدری نے یہ گھپلے کیے یہ غلط کام کیا ہے یہ کیا ہے ان کی کردار کشی پر انہوں نے تقریر کی لیکن ہم نے اس وقت ان کے سامنے ان کو کہا کہ ہم آپ کو ووٹ بھی نہیں دیں گے کیونکہ ہماری تاریخ یہ رہی ہے کہ ہم نے کسی ڈکٹیٹر کو ووٹ نہیں دیا ہے ہم مفتی محمود کے فرزند ہیں اور ہم آپ کو ووٹ بھی نہیں دیں گے لیکن ووٹ نہ دینے کی توا لگ بات ہے اور ڈاکٹر قدری کے بارے میں آپ جو کچھ کہہ رہے ہیں اور آپ نے آج زیر و ثابت کر دیا ہمارے دلوں میں اور پاکستان کے عوام کے دلوں میں آج وہ وہی ہیرو ہیں جیسا کہ پہلے تھے آپ کی زبان سے یہ زیر نہیں بن سکتے تو جناب اپیکر! اسی موقع پر آپ کو یاد ہے کہ اکتوبر 2007ء میں انہوں نے ووٹ لینے کی کوشش کی تو تمام سیاسی اور جمہوری قوتوں نے یہاں بلوچستان میں بھی سیاسی قائدین کے کہنے پر اسمبلی کی رکنیت سے استعفی دیدیا اور آپ کو یاد ہے جناب اپیکر! کہ اس اسمبلی ہاں میں آپ اس وقت ڈپٹی اپیکر تھے جناب اپیکر! اور یہ سارے حالات آپ کے سامنے ہیں کہ انہی لوگوں نے جب ہم اسمبلی سے استعفی دے رہے تھے تو ہمارے دو بندے انہوں نے زبردستی فوج کے ذریعے ایجنسیوں کے ذریعے توڑ دیے اور ایجنسیوں کے لوگ یہاں اسمبلی تک پہنچے اور یہاں اسمبلی پر انہوں نے قبضہ کر دیا یہاں اسمبلی کی بجلی کاٹ دی یہاں کے جو اسٹینوگرافر وغیرہ ٹائپ کرنے والے اور ان کے نوٹیفیکیشن کرنے والوں کو بھاگا دیا لیکن ہم نے باہر سے اور وہ سارے لوگ ادھر آئے اور ان سے پر لیں کانفرنس کروا دی لیکن ہم نے انہی حالات میں ان کی موجودگی میں اللہ نے ہمیں اس نوٹیفیکیشن میں کامیاب کر دیا اور ہم نے نوٹیفیکیشن کر دیا ان دونوں کا ان دو بھگوڑوں کا جنہوں نے ہماری جماعت توڑ دی لیکن ہم نے پھر بھی ان کا استعفی منظور کر دیا ان کے استعفی ہمارے پاس تھے تو جناب اپیکر! یہ سارے حالات اور سارے واقعات اور میں یہ سمجھتا ہوں جناب اپیکر! یہ ہمارے قائدین کے کہنے پر یہی قائدین یہی محمد نواز شریف یہی مولانا فضل الرحمن یہی اس وقت محترمہ بن نظیر بھٹو حیات تھیں ان کے کہنے پر ان کی قیادت میں اسفندیار خان ولی انہی کی قیادت میں ہم نے استعفی دیدیا لیکن اب جمہوری حکومت آنے کے بعد ہم بجا طور پر یہ موقع رکھتے ہیں کہ زبان میں کچھ تبدیلی تو آنی چاہیے انہوں نے ایکشن میں جو کچھ کیا وہ بھی آپ کے سامنے ہے جناب اپیکر! لیکن اس کے باوجود 18 فروری کو جو پاکستان کا نقشہ سامنے آ گیا لیکن اس کا مطلب یہ

نہیں ہے کہ پاکستان کو جو مینڈیٹ دیدیا اور ہم پھر بھی وہی زبان استعمال کر رہے ہیں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ حالات جو تبدیل ہو گئے ہیں اس بنیاد پر کہ جھوں والے مسئلے پر میں یہ بات مانے کے لئے تیار نہیں ہوں کیونکہ عوام نے جھوں کے معاملے پر نہیں بلکہ عوام نے یہ مظالم جو ہو رہے ہیں بلوجستان میں جو مظالم ہو رہے ہے تھے صوبہ سرحد میں جو مظالم ہو رہے ہیں دینی مدارس پر جو مظالم ہو رہے ہیں لال مسجد کی چھوٹی چھوٹی بچیاں اور جو چھوٹے چھوٹے بچے انہوں نے کیمیاوی ہتھیار ان پر استعمال کر کے تواب پاکستان کے عوام نے جو رائے تبدیل کر دی جب جمہوری قتوں کو مینڈیٹ دیدیا اسی بنیاد پر کہ یہ جو کیمیاوی ہتھیار ایک مسجد پر استعمال ہوتا ہے جناب اپسیکر! آپ بتائیں لال مسجد کا واقعہ ہمارے سامنے ہے یہی رشید غازی اور عبدالعزیز غازی اگر اتنے ڈھنگرد تھے تو وہ مینڈیا کے سامنے آ رہے تھے پر لیں کافر نہیں کر رہے تھے اور ان کو تو وہاں پکڑ سکتے تھے اور گرفتار کر سکتے تھے اگر ان کے لئے اتنی سیکورٹی رسک تھا لیکن جناب اپسیکر! انہوں نے اس طرح حالات پیدا کیے دنیا کے سامنے ڈرامہ بنادیا اور اس ڈرامے میں اپنے اقتدار کو طول دینے کے لئے اور مغرب کو خوش کرنے کیلئے عورتیں حافظ عورتیں قرآن کریم کے حفاظ اور چھوٹے بچے اور وہاں علماء اور طلباء کو انہوں نے شہید کر کے دنیا کے سامنے ثابت کر دیا کہ میں نے کیمیاوی ہتھیار استعمال کر کے ایسے ڈھنگردوں کو ہم نے ختم کر دیا اور اسی طرح جناب اپسیکر! آپ کو معلوم ہے مدارس پر طلباء پر اور ڈھنگر دی کی بنیاد پر وہاں جا کے پکڑی اور داڑھی اور سجدے والے مسلمان کو پکڑ کر کے وہ کہتے ہیں اور دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں کہ یہ ڈھنگر دہیں چلو وہ تو کرتے ہیں لیکن ہماری بھی زبان وہی ہو میری یہی گزارش ہے کہ موجودہ جمہوری حکومت نے بلوجستان کے حوالے سے وعدہ کیا تھا کہ آپریشن بند ہو جائیگا آپریشن ختم ہو جائیگا مصالحتی کمیٹی بن گئی لیکن اب تک نہ ہمارے سامنے کوئی مصالحتی کمیٹی آئی ہے نہ آپریشن بند ہو گیا ہے بلکہ آپریشن مزید تیز تر ہو گیا تو جناب اپسیکر! ان حالات پر ہمیں توجہ دینی ہو گی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (عربی) اللہ کے لئے بہت آسان اور جلدی یہ ہے کہ اللہ آپ کے دشمن کو تباہ و بر باد کر دیتا ہے چلو یہ مشرف آج آخری اسمبلی بلوجستان کی قرارداد پاس ہو جائیگی اور قومی اسمبلی سے پاس ہو گی تو یہ نہ جائے تب بھی جائیگے کیونکہ میں نے ابھی سردار صاحب کو کہہ دیا کہ پاکستان کے اندر اگر کوئی کہتا ہے کہ میں کبھی اسمبلی نہیں توڑوں گا تو یہ اسمبلی توڑنے والی ہے اور یہ توڑ دی جائیگی اگر کوئی کہتا ہے کہ میں استغفاری نہیں دیتا تو یہ استغفاری دینے والا ہے ان باتوں میں نہ آجائے یہ

تو چلے جانے والا ہے لیکن جناب اپنے! مجھے ایک خطرہ اور ہے کیا ہمارے مغرب ہمارے یہود اور ہندو
ان کو یہ کہ یہ چلا ہوا کارتوس ہے ایک خول ہے وہ سمجھتے ہیں کہ مشرف ان کو کام نہیں آئیگا اور مغرب کا تو
یہی ہو گا کہ جب کسی کو استعمال کر کے پھر ضیاء الحق کی طرح ہوا میں اڑا دیتے ہیں یا ان کو پکڑ کر کسی کے
حوالے کر دیتے ہیں یہ ہمارے ٹرینڈ میں آجائے یہ امریکہ تو ان کے ساتھ وفاداری تو نہیں کریگا امریکہ
ان کو استعمال کر کے وہ کبھی مستقل دوستی کسی سے نہیں رکھتا بلکہ وہ دنیا میں مستقل مفادات رکھتا ہے امریکہ
کے بارے میں مشہور ہے اور ان کی اپنی لا بصری میں یہ کتابیں پڑی ہیں ان کے اپنے ماہرین یہ کہتے
ہیں کہ امریکہ کوئی مستقل دوست نہیں رکھتا بلکہ مستقل مفادات رکھتا ہے اب ان کے مستقل مفادات کسی
اور میں نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں جناب اپنے! اللہ کا فرمان ہے کہ جلد ہی اللہ آپ کے دشمن کو تباہ و بر باد کر دیتا
ہے اور آپ کو زمین میں خلیفہ بنادیتا ہے یہ بھی اللہ کو آپ پر بھروسہ رہتا ہے آپ کو یقین دہانی کرتا تا ہے
کہ آپ کے دشمن بھی تباہ کر دیں گے اور آپ کو زمین میں خلیفہ بھی بنائیں گے لیکن (عربی) آپ کا بھی امتحان
لیتے ہیں کہ آپ کا کردار کیا ہے آپ کا وہی ڈلٹیٹر شپ کا کردار ہے یا آپ ایک جمہوری اور ایک اسلامی
فلاحی ریاست کے سربراہ تھے آپ کا کردار یہ ہو تو جناب اپنے! ہمیں اس بات پر بھی غور کرنا ہو گا اس
طرح نہ ہو کہ ہم بارش سے اٹھ کر ترناوے کے سامنے بیٹھ جائیں تو انہی حالات میں میں سمجھتا ہوں میری
اپنے قائدین سے اور یہاں کے لوگوں سے اور ہماری اپنی جمہوری حکومت سے اور اپنے وزیر اعظم سے
یہی گزارش ہے کہ مشرف کے جانے کے بعد اگر پھر بھی بلوچستان کا آپریشن جاری رہا مارس اور مسجدوں
پر ہشتنگر دی کا لیبل لگا رہا اگر پھر بھی مسلمان پر ہشتنگر دی کا لیبل لگ جاتا ہے تو پھر ہم یہ گہرے کس سے کریں
ہم کس کے پاس جائیں تو جناب اپنے! یہی وجہ سے کہ ہمارے سیاستدانوں میں ہماری جماعتوں میں
ہمارے لوگوں میں اس طرح نہ ہو کہ خدا نخواستہ ہمارے اوپر اس طرح کے حالات آجائیں اور آج
مشرف صاحب کے بارے میں جو چارچوں شیٹ تیار کی ہے اور چاروں اسمبلیوں نے پاس کر دی تو ہم نے
اس وقت بھی یہ مطالبة کر دیا کہ یہ اسمبلی اس کے قابل نہیں ہے کہ جس اسمبلی سے آپ ووٹ لیتے ہیں
کیونکہ آپ ایک ملازم ہیں نہ آپ ایکشن لڑ سکتے ہیں اور نہ یہ اسمبلی اس کے قابل ہے کہ آپ کو ووٹ
دیدے آپ کو پانچ سال کے لئے منتخب کر لے لیکن نہیں مانا ہماری سیاسی اور جمہوری قوتوں کے لئے یہی
راستہ تھا کہ ہم نے استعفی دیدیا نئی اسمبلی جب آئی تو اب مشرف صاحب کے لئے خود یہ ہونا چاہیے تھا کہ

وہ خود استغفاری دیدیتا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا اسی لئے جمیعت علماء اسلام اور ہمارے قائدین اور اس قرارداد کی ہم حمایت کرتے ہیں بلکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ یہ خوش آئند بات ہے کہ تمام سیاسی جماعتوں اس پر متفق ہیں اور آگے اللہ تعالیٰ کرے کہ آئندہ جو آنے والے حالات ہیں ان پر بھی اسی طرح تمام قائدین متفق ہوں اگر پھر ہم مفادات کے شکار ہو گئے اور خود غرضیوں میں پڑھ گئے تو پھر جناب اپسیکر! یہ پریشانی کی بات ہو گی لہذا ہم اپنی جماعت کی طرف سے ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کو منظور کر لیتے ہیں۔ شکریہ جناب!

جناب اپسیکر: زمرک خان!

انجینئر زمرک خان (وزیر مال): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ سب سے پہلے میں چیف منسٹر نواب اسلام رئیسانی صاحب، تمام معزز ممبران اسمبلی، پاکستان کے پورے عوام، اپنے قائدین آصف علی زداری صاحب، مولا نا فضل الرحمن صاحب، نواز شریف صاحب اور ہمارے قائد اسفندیار ولی خان صاحب ان سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آج وہ صدر صاحب کے خلاف جو موآخذے کی قرارداد پورے پاکستان میں پیش ہوئی انکی حمایت کی گئی ہماری پارٹی نے روز اول سے فوجی آمربیت اور یہاں پر ڈیکٹیٹر شپ جو بھی سربراہ آئے ہوئے ہیں ہم نے ان کی مخالفت کی ہے اور یہی عوام کی بہتری کے لئے اقدامات اٹھائے ہیں اس طرح آج بلوچستان اسمبلی میں اور پشتونخواہ کی اسمبلی نے جتنی اکثریت سے اس قرارداد کو منظور کروایا تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آٹھ سال کے دوران انہوں نے پشتونوں کو یا بلوچوں کو دہشت گردی کے نام پر تخریب کاری کے نام پر انہائے پسندی کے نام پر طالب کے نام پر جو بھی آپریشن کروایا ان کو ثابت کرنے کی کوشش کی گئی آج اس اسمبلی نے یہ ثابت کر دیا کہ پشتونخواہ میں پشتون نہ دہشت گرد ہیں نہ تخریب کار ہیں وہ جمہوریت پسند ہیں وہ ترقی پسند ہیں وہ قوم کے لئے عوام کے لئے اپنے صوبے کے لئے ترقی چاہتے ہیں اور اسی طرح بلوچستان کی اسمبلی نے بھی یہ ثابت کر دیا ہے کہ یہاں پر بلوچ پشتون اور یہاں کے رہنے والے سب یہ چاہتے ہیں کہ یہاں پر امن ہو خوشحالی ہو یہاں پر دہشت گردی نہ ہو یہاں پر آپریشن نہ ہو کیونکہ یہاں پر جو بھی ممبر ز آئے ہیں ہم ان کے توسط سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ انہوں نے یہ ثابت کر دیا یہاں کے عوام نے کہ پرویز مشرف نے یہاں پر جو بھی آپریشن کروایا آج ان کی مخالفت میں یہ قرارداد پیش ہوئی ہے انہوں نے دو دفعہ آئین کو معطل کیا 1999ء سے

لیکر 2007ء تک آئین کو معطل کیا اور یہاں پر عدیہ کی آزادی کا میدیا کی آزادی کا خون بھایا گیا کوئی نہیں ایسی چیز بنی جوانہوں نے پاکستان کو دیا کچھ بھی نہیں دیا یہاں تک جو لوگ آتے ہیں اپنے آپ کو مضبوط رکھنے کے لئے سب کچھ کرتے ہیں پھر عوام کو بھول جاتے ہیں ہمارے سربراہ مملکت جب بھی آتے ہیں انہوں نے تو یہی کیا ہے جس طرح سردار صاحب نے کہا کہ وہاں ٹاٹ بھی آپ لے گئے یہاں جب ان کا وقت آنے کا آتا ہے پھر وہ پیسے بھی خرچ کرتے ہیں مال بھی خرچ کرتے ہیں لوگوں کو خریدتے بھی ہیں پھر عوام کو خریدتے ہیں پھر ممبروں کو خریدتے ہیں اپنے آپ کو بچانے کے لئے آج وہ نچنے کا وقت بھی ان کا نکل گیا پھر بھی وہ بیٹھے ہوئے ہیں دہشت گردی کو ختم کرنے کے نام پر جوفند آیا ہوا ہے باہر سے کہاں پر خرچ ہوا انہوں نے اپنی ذات کے لئے خرچ کیا گیا ہے آئین کو معطل کرنے کے لئے خرچ کیا عدیہ کو اپنے تابع کرنے کے لئے خرچ کیا گیا ہے ہم نے تو اس قرارداد کے حق میں جو بھی فیصلہ ہوا تھا پہلے سے اس سے پہلے بھی جو گورنمنٹ تھی ہم نے یہی کہا کہ یہ غیر آئینی اور غیر طریقے سے صدر آیا ہوا ہے اس کو جانا چاہیے پھر بھی یہاں پر جتنے بھی بحران انہوں نے پیدا کئے بھلی کا بحران میرے خیال سے پاکستان کی تاریخ میں اتنا بڑا بحران آج تک نہیں آیا ہو گا آٹے کو یہاں سے ایکسپورٹ کرتے رہے جو پہلے وزیر اعظم ان کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا پاکستان آٹا بہر تھی کے پھر امپورٹ کرنے کا وہ ڈرامہ رچاتا ہے نہ امپورٹ ہوا ہے نہ کچھ ہوا ہے یہاں تک کہ بوری چار ہزار کی یہاں ملتی رہی یہ کس کی ہیں اس نے تو جمہوریت کو اتنا غرق کر دیا کہ میرے خیال سے ابھی جو یہ گورنمنٹ بیٹھی ہوئی ہے اس کو سنبھالنے کے لئے بہت بڑا work چاہیے یہاں تک کہ اس نے اپنی ذات کو بچانے کے لئے مختصر مدد نظیر بھٹو کو جوان کے امریکن صحافی ہے اس نے اپنی بک میں کہا ہے کہ آپ کی سلامتی جو ہے وہ میرے ساتھ تعلقات میں ہے یہاں تک کہ وہ لیڈروں کی شہادت سے ان کو مارنے سے گریز نہیں کرتے ہیں پشتو نوں کو مارا با جوڑ میں کیا ہوتا ہے وزیرستان میں کیا ہوتا ہے آج آپ دیکھ رہے ہیں وہ سنی اور شیعہ کے نام پر وہاں تصادم ہوتے رہے ہیں سینکڑوں لوگ مارے گئے تھے میں تو انہوں نے ہمیں بیوائیں دی ہیں تیم دیئے ہوئے ہیں بچوں کو مارتے ہیں اور پھر باہر کی گورنمنٹ کو یہ موقع دیتے ہیں کہ یہاں پر آ کر بمباری بھی کرتے ہیں پھر وہ تو یہیں دیکھتے ہیں کہ یہاں بچے مرتے ہیں یا عورتیں مرتی ہیں یا بوڑھے مرتے ہیں یہ ہمارے سربراہ مملکت کے کارنامے ہوتے ہیں اور جو سات سال میں پاکستان کے ساتھ جو

کچھ ہوا ہے وہ اس صدر صاحب کی وجہ سے ہوا ہے یہاں تک وہ انھی بھی بیٹھے ہوئے ہیں ہم لوگ تو فوج کو بدنام کرتے ہیں کل کوئی عوامی نیشنل پارٹی سے تعلق رکھتا ہے ہم باچا خان کی فکر کو آگے لیجانے کی بات کرتے ہیں ہم کہتے ہیں کہ ہمیں امن چاہیے ہمیں عدم تشدد چاہیے یہاں پر مذاکرات کے ذریعے مسئلے حل ہونے چاہئیں کل میں یہاں سُنج پر کھڑا ہو جا ہوں اس بات کی پاسداری نہیں کرتا ہوں تو کل میں غلط ہونگا میری پارٹی غلط نہیں ہوئی ہے یہاں پر جتنے بھی ممبر بیٹھے ہوئے ہیں کسی کا پروگرام غلط نہیں ہے سب کے پروگرام سب کی پارٹی جو پروگرام عوام کو دیتے ہیں وہ ٹھیک ہوتے ہیں لیکن لوگ غلط ہوتے ہیں ممبر غلط ہوتے ہیں اسی طرح صدر صاحب نے فوج سے آکے یہاں پر بیٹھ کر پاکستان کی فوج کو بدنام کیا ہوا ہے فوج کی تو اپنی ایک دفاعی پورے ملک کو سنبھالنے کے لئے ہیں یہ لوگ آتے ہیں پھر پوری فوج کو بدنام کرتے ہیں اسی طرح ہم یہ چاہتے ہیں کہ انہوں نے جو بھی کیا ہے ان کے خلاف ابھی ان کو جانا چاہیے عزت سے جانا چاہیے لیکن میرے خیال سے یہ ان کی قدمتی ہے یا پھر ان کو اعتماد کا ووٹ لینا چاہیے یا پھر میں تو یہ مطالبہ کرتا ہوں کہ 47-6 کے تحت جب نہیں جاتے ہیں پارلیمنٹ سے سینٹ سے اور قومی اسمبلی سے request کرتے ہیں کہ جلد از جلد ان کے موافقہ کا نوٹس جاری کر دیں۔

(ڈیک بجائے گئے) Thank you very much

جناب اپسیکر: شکریہ thank you, جی اسد بلوج صاحب اس کے بعد سردار اسلام صاحب، ٹھیک ٹھیک ہے

میر اسد اللہ بلوج (وزیر راعت): مہربانی جناب اپسیکر صاحب! آج یہ مشترکہ قرارداد جس طبق اس کے ساتھ اسمبلی میں ٹیبل ہوئی ہے جناب اپسیکر! آج جس حالت میں ہم یہ قرارداد پیش کر رہے ہیں چاروں اطراف میں خون کی ہولیاں تلخ حالات تیخ و پکار پورے پاکستان کے عوام اس وقت بے یقینی کی کیفیت سے دوچار ہیں حاکم وقت کا کہنا یہ ہے کہ یہ پرویز مشرف کی باقیات ہیں ہم بھی یہی سمجھتے ہیں کہ ان کے تلخ دور جو آٹھ سال انہوں نے گزارے اس عوام کو کچھ ایسے بنیادی حقوق نہیں دیے گئے اسکی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آج پورے پاکستان کے عوام ان کے نمائندے اسمبلی کی فلور پر ان کے خلاف بول رہے ہیں یہ ملک جمہوری طرز پر پارلیمانی طرز پر بنایا گیا لیکن یہاں کے حکمرانوں نے نظریہ ضرورت کے تحت اس ملک کو چلا یا جو ملک نظریہ ضرورت کے تحت چلا یا جاتا ہے یقیناً اس کا حشر یہی ہوتا ہے جو آپ کے سامنے

ہے ایوبی دور نظریہ ضرورت کے تحت چلا یا عدالت کی کوئی اہمیت نہیں ہے جو ڈیشل کی کوئی اہمیت ہی نہیں پارلیمنٹ کی اہمیت ہی نہیں انہی ممبروں کے ذریعے انہوں نے اس کو چلا یا اس کے بعد پھر نظریہ ضرورت کے تحت جزء ضایاء نے بھی اس کو چلا یا پرویز مشرف دو دفعہ آئین کوتوار کے نظریہ ضرورت کے تحت اس کو چلا یا ابھی حالات اس سطح پر پہنچ گئے ہیں کہ وہ نظریہ ضرورت کے بنانے والے جو وکلاء حضرات ہیں جو بیرون ہیں وہ تھک گئے ہیں معافی مانگ رہے ہیں کہ جزء صاحب ابھی ہمارے پاس جو کچھ تھا ہم نے آپ کو دیدیا مزید نظریہ ضرورت کے تحت یہ ملک چل نہیں سکتا بلوچستان، سرحد، پنجاب اور سندھ جناب اسپیکر! یہ فیڈریشن ہے اس میں چار قومیں رہتی ہیں سب سے بڑا سوال یہاں قومی سوال ہے آج تک اس کو حل کرنے کی کوشش نہیں کی گئی اس لئے یہ فیڈریشن آج تک بحثیت پاکستانی قوم سامنے نہیں آئی اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ جو بنیادی حقوق تھے قوموں کے وہ ان کو نہیں دیئے گئے بلوچستان میں جب حقوق کی آواز بلند کرنے کی کوشش کی گئی تو بندوق کی نوک سے اس آواز کو خاموش کرنے کی کوشش کی گئی حمید شہید کا قصور کیا تھا جزء ضایاء کے دور میں پھانسی دی گئی نواب نوروز خان اور ان کے ساتھیوں کا قصور کیا تھا ایوبی آمرانہ دور میں پھانسی دی گئی اور آپ دیکھیں اس وقت نواب اکبر خان بلگٹی، نوابزادہ بالاچ مری یا لوگ جو ہم کہہ رہے ہیں ان کا قصور کیا تھا اور جو ہزاروں کی تعداد میں اس وقت بلوج اسٹوڈنٹ آر گناہ زریشن اور یہاں کے بیرونی بلوچستان کے جتنے لوگ نوکریوں کی بات کرتے ہیں حق کی بات کرتے ہیں وہ جیلوں میں ہیں یا گائے ہیں بار بار ہمارا کہنا یہی ہے کہ عدالت میں پیش کریں کوئی پیش کرنے کے لئے تیار ہی نہیں ہے صرف جھوٹی تسلیاں دے رہی ہیں تو ہم سمجھتے ہیں کہ جب اتنا ظلم زیادتیاں جس ملک میں ہو تو یقیناً اس ملک کے اس جابر کے خلاف ایسے حالات پیدا ہوتے ہیں جناب اسپیکر! ہم سمجھتے ہیں روشنی کو زیر سے ختم نہیں کیا جا سکتا تلوار کے زخم سے ختم نہیں کیا جا سکتا پھانسی کے پھندے سے ختم نہیں کیا جا سکتا بندوق کی نوک سے ختم نہیں کیا جا سکتا لیکن انہوں نے یہ کوشش کی روشنی اپنے وقت اور اصولوں پر مشعل لیکر آتی ہے جیسے بے نظیر، نواب اکبر خان بلگٹی، حمید شہید یہ مشعل تھے روشنی تھے ان کو کوئی ختم نہیں کر سکتا تو ہم سمجھتے ہیں کچھ لوگ ایسے ہیں جو مرتبے ہیں زندہ ہونے کی خاطر یہ وہ انسان تھے مر گئے لیکن ہمیشہ کے لئے زندہ رہے اسی حوالے سے ہم بی این پی عوامی کی جانب سے اس قرارداد کی مکمل support کرتے ہوئے اسی شعر کے ساتھ:

بلوچی شعر

کوک آکوشے ماتانی ٹھلگا جنئے
نازین گسا آس دے تی ظلم پہ ہار کہ
درگیش ع بلوچستان ع کوہانی تھا یک سرچارئی سرا گار کہ
(ڈیک بجائے گئے)

جناب اپیکر: سردار اسلم بزنجو صاحب!

سردار محمد اسلم بزنجو (وزیر آپاشی و برقيات): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ شکر یہ جناب اپیکر! یہ اپنی اہمیت کے لحاظ سے بہت اہم اجلاس ہے کیونکہ اسمیں تمام سیاسی پارٹیاں اور تمام دوست تمام معزز اکیں اس بات پر متفق ہو چکے ہیں بلکہ پوری پاکستانی قوم کی اس ریٹائرڈ جزل کا اس ملک میں مزید رہنا اس ملک کو تباہی اور بربادی کی طرف دھکیلنے کے متراوٹ ہے جناب والا! آٹھ سال سے جزل صاحب نے اس ملک کو اس کے عوام کو ریغمال بنایا وہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں کہیں ترقی کے نام سے کہیں طالبان کے نام سے کہیں لسانی بنیادوں پر لوگوں کو ڈرایا دھمکایا جاتا تھا کبھی اقتصادی پالیسوں کے حوالے کے جی ہم ملک میں اقتصادی پالیساں لارہے ہیں کبھی بتاتے ہیں کہ جی یہ لوگ شرپسند ہیں یہ ملک دشمن ہیں ان کو کلپنا چاہیئے کبھی طالبان کے حوالے سے لوگوں کو ڈرایا دھمکایا جاتا تھا لیکن سب نے یہ محسوس کیا جو کچھ 1999ء سے لے کر آج تک جس نے جمہوریت پر شب خون مارا اور جس نے عدلیہ کو تباہ کر دیا جس نے عوام کے یہاں کے لوگوں کے جو حقوق تھے ان کو غصب کیا آج لوگ اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اس کا مزید رہنا اس ملک کے لئے اس قوم کے لئے اس ریجن کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ مناسب نہیں ہے جناب اپیکر! ہمیشہ یہ بات کرتا تھا کہ سب سے پہلے پاکستان اور جب آپ اسکی تقریریں دیکھتے ٹیلی و ٹین پر تو پاکستان کی بات کرنا تھا آج کدھر ہے آپ کا وہ نعرہ کہ سب سے پہلے پاکستان آج پوری پاکستانی قوم قومی اسمبلی کے ممبر سے لے کر صوبائی اسمبلی تک ایک عام آدمی نان بائی سے لے کر ایک ریڑھی والے سے رکشا والے سے سب کا یہ مطالبہ ہے کہ مشرف کو اس ملک کی جان چھوڑنی چاہئے پھر بھی وہ بیٹھے ہوئے ہیں کدھر گیا ان کا یہ نعرہ پاکستان جناب والا! اس نے جزل صاحب کو پورے پاکستان سے پتہ نہیں ان کو بیک دیا لیکن خصوصاً بلوچستان میں بلوچستانیوں سے ان کا یہ خیال تھا کہ ہر آدمی میرے سامنے سر جھکائے

گالیکن یہ اسکی غلط فہمی تھی بلوچستان کے بلوچ بھی بھی سر جھکانے کے لئے تیار نہیں تھے نواب اکبر بگٹی کا تصور یہی تھا کہ وہ سراونچا کر کے بات کرتے تھے انہوں نے کیا کیا نواب صاحب نے جو مطالبه کیا وہ پاکستان کے اندر پاکستان کی خود مختاری کے حوالے سے یہاں ایک عورت کے ساتھ کیا ہو گیا اس نے مطالبه کیا کہ اسکی انکوارری ہونی چاہئے اس کی تحقیقات ہونی چاہئیں ان کو یہ بات اچھی نہیں لگی انہوں نے مطالبه کیا تھا کہ گیس جو اس صوبے سے نکلتی ہے اس صوبے کو اس کا جائز حق دیا جائے جناب والا! اس وقت پورے پاکستان میں جو باتیں کرتے ہیں حقوق کی باتیں کرتے ہیں صوبائی حکومت باتیں کرتی ہے جب ہم بات کرتے ہیں حق کی کہتا ہے کہ جی بلوچستان میں کچھ نہیں ہے میں کہتا ہوں کہ اعداد و شمار کو چھوڑیں ہم لوگوں کو حساب جمع تفریق نہیں آتا ہے صرف ایک چیز ہم کہتے ہیں کہ اس وقت پاکستان میں سات کروڑ سے اوپر میرے خیال میں سوئی گیس کے کنٹنشنر ہیں اور کوئی چھوٹے سے چھوٹا گھر جس کا پانچ سو چھوڑ سو ہزار روپے سے کم بل نہیں آتا ہے ہم کہتے کہ ایک سوروپے فی کنکشن پر صوبہ بلوچستان کو دیئے جاتے تو آج ہمیں ستر ارب روپے ملے لیکن کسی نے بھی اس پر توجہ نہیں دی جب بھی ہم اپنے جائز حقوق کے لئے آواز بلند کی انہوں نے کیا کیا فوجی آپریشن کے سوائے اور کچھ نہیں کیا ان کو یہ پتہ نہیں تھا وہ سمجھتا تھا کہ میں نے نواب اکبر خان کو شہید کیا ہے نواب اکبر بگٹی مر کے بھی زندہ ہیں مشرف تم جی کے بھی مر چکے ہو (ڈیک بجائے گئے) وہ ابھی تک زندہ ہیں جناب والا! آج وہ کہتا ہے کہ بعض اسکے چچے جو بڑے بڑے وکیل بنے پڑے ہیں جو اس کو مختلف راستے دکھاتے تھے کہ جی مشرف کے الزامات نے کیا کیا بھائی مشرف آج بھی اپنے دفتر نہیں جا رہے ہیں وہ سرکاری رہائش گاہ جو صدر کے لئے مخصوص کی گئی ہے اس میں وہ نہیں رہتے ہیں چیف آف آرمی کے گھر پر انہوں نے قبضہ کیا ہوا ہے اور وہ سب آفس بنانے اسے چلا رہے ہیں کہتا ہے اس کا قصور کیا ہے ایک آدمی اپنے دفتر نہیں جاتا ہے ایک آدمی سرکاری رہائش گاہ جو اس کو والا ٹک کی گئی ہے اس میں وہ نہیں رہتا کیا یہ mis conduct نہیں جناب اپنے کر صاحب! ایک آدمی نے خود سیکورٹی کو نسل بنائی آج تک چار مہینے گزر گئے اس نے سیکورٹی کو نسل کا ایک اجلاس بھی نہیں بلا یا یہ mis conduct نہیں ہے نئی قومی اسلامی معرض وجود میں آئی ہے آج تک اس نے قومی اسلامی اور سینٹ کے مشترکہ اجلاس سے خطاب نہیں کیا ہے یہ mis conduct نہیں ہے معاثی حوالے سے اس نے اس ملک کو تباہ و بر باد کیا ہے بجلی کے حوالے سے دیکھیں کیا حالت ہے اس ملک کا

کوئی ایسا ادارہ نہیں ہے جو اس نے تباہ و بر باد نہیں کیا ہے بلوچستان کی بات کرتا ہے کہ جی میں نے بلوچستان کو ترقی دی ہے آپ نے بلوچستان کو کیا ترقی دی ہے روڈ آڑسی ڈی ہائی وے ہمارے سامنے ہے قلات سے لے کر چمن تک ساری روڈ اکھیر کر رکھ دی ہے آج تک نہیں بن رہی ہے یہ آپ نے ترقی دی آپ گوادر پورٹ کے نام سے چار سال تک جھوٹ بولتے رہے آپ نے گوادر پورٹ پر کیا کیا وہ بھی افتتاح کے لئے راستے میں ایک شپ کو پکڑ کر فوٹو کھینچ کرین سے ایک کنسٹریٹھایا یہ آپ نے ترقی دی ہاں آپ نے ایک ترقی دی ایک پی سی ہوٹل گوادر میں بنایا وہ بھی اپنی عیاشی کے لئے وہ جو دلال تھا پی سی کا مالک اس نے وہاں سے چہاز
 XXXXXXXXXXXXXXXX

جناب اسپیکر: یہ الفاظ کا رروائی سے حذف کئے جائیں Un Parliamentary words are
سردار محمد اسلم بن نجحہ (وزیر آپیاشی و برقيات): حقیقت ہے میں کہتا ہوں جناب! یہ پی سی ہوٹل جوانہوں نے بنایا تھا اپنی عیاشی کے لئے میں کہتا ہوں کہ مرکزی حکومت اس پی سی ہوٹل کو ہسپتال بنانا چاہئے وہاں غریبوں کا مفت علاج ہونا چاہئے۔ عیاشی کے لئے بنایا گیا تھا جناب اسپیکر! انہوں نے جمُس افتخار چوہدری ان کا بھی گناہ یہ تھا کہ وہ اس صوبے سے تعلق رکھتے تھے ان کو بھی پکڑا کہ استغفار دو لیکن وہ بلوچستانی، اس مٹی کی پیداوار تھے انہوں نے سر جھکانے سے انکار کیا ان کا حشر بھی ہم لوگوں کے سامنے تھا رشید غازی جو علی مسجد کا تھا وہ بھی ڈیرہ غازی خان کا بلوج تھا وہ سمجھتا تھا کہ یہ بھی جھک جائے گا لیکن اس مجاہد نے بھی جھکنے سے انکار کیا اور اس نے موت کو ترجیح دی۔ (ڈیک بجائے گئے) آج جو بلوچستان کی حالت ہے آج جو کشت و خون ہے آج ہماری فوج کو پاکستان کی افواج کو یہاں کے عوام سے دست و گریبان کیا آج جو ٹارگٹ ملنگ ہو رہی ہے جو لوگ مر رہے ہیں ان کا ذمہ دار کون ہے ان کا ذمہ دار مشرف ہے ان کا خون ناحق اور جو بچے یتیم ہو گئے ہیں جو عورتیں یہو ہو گئی ہیں خدا گواہ ہے کہ ان سب کا یہی آدمی ذمہ دار ہے کہتے ہیں کہ ان کو آپ راستے دیں موآخذہ نہ ہو، کیوں راستے دیں ایک ڈاکو اگر اس کے سر کی قیمت پولیس دس لاکھ مقرر کرتی ہے اگر پولیس اس کو شوٹ کرتی ہے تو اس پولیس افسر کی بھی جو ڈیشل انکو اڑی ہوتی ہے اس کو آرڈرنیس ہے کہ اس کو آپ شوٹ کریں آپ اس کو زخمی کریں آپ اس کو گرفتار کریں آپ اس کو عدالت میں پیش کریں اس آدمی نے سینکڑوں آدمیوں کو شہید کیا ہزاروں

XXXXXXXXXXXXXXXXXXXX
 بحگم جناب اسپیکر غیر پارلیمانی الفاظ کا رروائی سے حذف کئے گئے

گھروں کو تباہ و برباد کیا ان کو محفوظ راستہ دینے کی بات ہو رہی ہے میں کہتا ہوں کہ ان پر جو ڈیشل انکوارری ہونی چاہئے سب سے پہلے تو انہوں نے جو وارکیا بلوجستان پر اور بلوجستان میں آج جو ہم بھائی ایک دوسرے سے کوئی رات کو بازار جانے سے ڈرتا ہے یہاں روزانہ ٹلنگ ہو رہی ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہ سب ذمہ داری اس پر عائد ہوتی ہے آج یہ معزز اسمبلی اور یہاں سب نے اپنی پارٹیوں کو چھوڑ دیا کسی کا کسی پارٹی سے تعلق ہو لیکن یہاں کی مٹی یہاں کی سرز میں یہاں کے جو پہاڑ انہوں نے خون سے سرخ کئے ہیں آج وہ ہمیں پکار رہے ہیں وہ ہمیں غیرت دلا رہے ہیں کہ اس آدمی کا ابھی وقت آگیا ہے موآخذے کا اس کو عدالت میں پیش کیا جائے۔

جناب اپیکر: شکریہ!

سردار محمد اسلم بن بخود (وزیر آبادی و برقيات): تاکہ اس پر یہ ثابت ہو سکے کہ اس نے جو ظم و زیادتی کی ہے اس کی اس کو سزا ملنی چاہئے جناب اپیکر! انہی الفاظ کے ساتھ میں سمجھتا ہوں کہ فرنٹیئر نے بھی یہ قرارداد بھاری اکثریت سے پاس کی پنجاب نے بھاری اکثریت سے پاس کی ہے سندھ نے بھی پاس کی ہے میں بلوجستان کے اپنے معزز ارکین سے یہ انتظام کرتا ہوں کہ ہم لوگ بلوجستان والے اس قرارداد کو بھاری اکثریت سے پاس کریں تاکہ پاکستان کے لوگ دنیا کے لوگ یہ کم از کم دیکھ سکیں سمجھ سکیں کہ ان کے ساتھ ظلم و زیادتی جس شخص نے کی آج موقع ملا ہے اور وہ اس کو کسی بھی صورت معاف نہیں کریں گے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ! (ڈیک بجائے گئے)

جناب اپیکر: Thank You کیپٹن عبدالحلاق!

کیپٹن (ر) عبدالحلاق اچھزی (وزیر امور نوجوانان): نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِ الْكَرِيمِ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَنِ الرَّجِيمِ الرَّجِيمِ۔ جناب اپیکر! آپ کا نہایت مشکور ہوں کہ آپ نے ہمیں اپنے خیالات کا اظہار کرنے کے لئے وقت دیا اور انشاء اللہ میں آپ کا زیادہ ٹائم نہیں لوں گا مختصرًا اتنی عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ قرارداد جس کے لئے آج ہم اس ایوان میں اکھٹے ہوئے ہیں میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ یہ قرارداد باتی تین صوبوں کی بُنیت سب سے پہلے بلوجستان اسمبلی کو پاس کرنی چاہئے تھی لیکن کچھ ناگزیر وجوہات کی بناء پر ہمیشہ کی طرح ہم آج بھی آخر میں ہیں لیکن دیر آید درست آید جناب اپیکر! مختلف کارز سے یہ بات کی جارہی ہے کہ اس قرارداد کی جو کہ صوبائی اسمبلیاں پاس کی جارہی ہیں اس کی

قانونی حیثیت کوئی نہیں ہے لیکن میں یہ ضرور کہوں گا کہ اس کی اگر قانونی حیثیت نہیں ہے تو اس کی حیثیت ایک ریفرنڈم کی ضرور ہے جو کہ عوام کے منتخب نمائندوں کی طرف سے یقیناً اور داد پیش کی جائی ہے اور اس کو ایک ریفرنڈم کی حیثیت حاصل ہے جناب اسپیکر! اگر ہم اپنے ملک پاکستان کی تاریخ پر نظر ڈالیں تو 61 سالوں میں ڈکٹیٹریز کی اور ایک elected گورنمنٹ کا اگر موآخذہ کیا جائے اور اگر ان کا comparison کیا جائے تو اس میں ڈکٹیٹریز کا پلہ منتخب حکومتوں پر بھاری ہے لیکن جناب اسپیکر! میں یہی ضرور کہوں گا کہ ہمیشہ جو بھی ڈکٹیٹر آئے ہیں ان کو سیاسی قوتوں کی آشیر با د حاصل رہی ہے جس کی بناء پر آئندہ لوگوں کو یہ جرأت ہوئی ہے کہ وہ دوبارہ جمہوریت پر شب خون مارتے ہیں اور ایک چور دروازے سے اقتدار پر آکر قبضہ کر لیتے ہیں جناب اسپیکر! Impeachment of the President اسکیں کوئی شک نہیں ہے کہ ایک قانونی آئینی حق ہے جمہوری قوتوں کا جو کہ 1973 Constitution of Pakistan کے اندر شق موجود ہے کہ صدر کا موآخذہ کیا جاسکتا ہے جس کے لئے آج پاکستان مسلم لیگ (ن) کے لیڈر شپ کے سامنے اس ڈکٹیٹر شپ کے طرز کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کا تہییہ کر رکھا ہے جس کو پیپلز پارٹی، عوامی نیشنل پارٹی اور جے یو آئی کی حمایت حاصل ہے جناب اسپیکر! اگر ایک منتخب وزیر اعظم کو ملک بر کیا جاسکتا ہے تو پھر کیوں ایک پر یڈینٹ کا موآخذہ نہیں کیا جاسکتا ہے جو کہ بالکل 1973ء کے آئینے کے مطابق ہے اور ایک آئینی طریقہ کا رنجی ہے ہمارے ملک میں جب بھی سیاست کے اوپر شب خون مارا گیا ہے اس کو ہم نے بھیت قوم بھیت لیڈر شپ تسلیم کیا ہے لیکن آج انشاء اللہ اس اُمید کے ساتھ کہ باقی تینوں اسمبلیوں نے جو قرارداد پاس کی ہے اس اُمید کے ساتھ جناب اسپیکر! کہ آئندہ کے لئے بلکہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جو منتخب حکومتوں کے اوپر یا جمہوریت کے اوپر جوش خون مارا جاتا ہے اس کا باب ختم ہو جائے گا آخر میں جناب اسپیکر! میں اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں اور اس اُمید کے ساتھ کہ ہمارے معزز ارکین اسمبلی ایک بھاری اکثریت سے اسے منظور کریں گے۔ شکریہ!

(اس دوران جناب ڈپٹی اسپیکر صدارت کی گرسی پر ممکن ہوئے)

جناب ڈپٹی اسپیکر: رسم جمالی صاحب!

میر رسم خان جمالی (وزیر ایکسائز اینڈ ٹکسیشن): thank you جی۔

میر رستم خان جمالی (وزیر ایکسائز اینڈسائیشن) : بسم اللہ الرحمن الرحيم - thank you جناب اپسیکر!

سب سے پہلے اس مشترکہ قرارداد پر جو کہ ساری پارٹیوں نے مل کر لائی ہے انشاء اللہ متفقہ اور بھرپور انداز میں منظور بھی ہو گی میں سب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں جناب اپسیکر! ہمارے بڑوں نے آبا و اجداد نے میر جعفر خان جمالی نے، نواب جو گیزئی صاحب نے ہم ساروں نے پاکستان بنایا تھا کہ آزاد حیثیت کے ساتھ ہم رہیں گے قائدِ اعظم کا اس میں اتفاق تھا اس میں بلوچ اور پنجاب شریک ہوئے پاکستان بنایا لیکن بہت افسوس کے ساتھ اور معدودت کے ساتھ پاکستان تو بن گیا لیکن ہماری فوج ہمیں فتح کرتی رہی ہمیشہ مارشل لاءِ لگا ہے ہمیشہ اس نے پاکستان کو فتح کرنے کی کوشش کی بلوچستان کو فتح کرنے کی کوشش کی ڈیرہ بگٹی، سوئی، کوہلو یا پورے بلوچستان میں ہم دہشت گرد نہیں ہیں جناب اپسیکر! میں واضح کر دوں ہم نے پاکستان میں شمولیت کی تھی نواب محمد اکبر خان بگٹی صاحب گورنر اور وزیر اعلیٰ بنے جو آدمی ایک صوبے کا گورنر اور وزیر اعلیٰ بنتا ہے تو وہ وفاق کی علامت ہے اور پاکستان کی علامت ہے وہ سچے پاکستانی تھے اس لیے ہم پاکستان میں شمولیت کیے تھے کہ ہمارے اوپر فوج کشی کی جائے ہمارے اوپر بمباری کی جائے ہمیں شہید کیے جائے اور ابھی تک بمباری بھی ہو رہی ہیں خود ڈیرہ بگٹی اور سوئی کے حالات آپ کو پتہ ہیں یہ سارے جو عناصر ہیں اس ملک کو توڑنے کی سازش ہو رہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں پرویز مشرف صاحب برابر کے شریک ہیں ایم کیوا یم کو الگ راستہ دکھایا جا رہا ہے بلوچستان پر الگ بمباری کی جا رہی ہیں وانا اور سرحد کو الگ توڑنے کی کوشش کی جا رہی ہے سرائیکستان الگ بنایا جا رہا ہے میں ایک بات واضح کر دوں کہ یہ ملک نہیں ٹوٹے گا اللہ تعالیٰ نے اس ملک پر مہربانی کی جیسے کہ یہ ملک وجود میں آیا تھا وہ 27 رمضان المبارک کی رات تھی اور با برکت رات تھی تو اللہ تعالیٰ خود ہی اس کی حفاظت کرے گا یہ ملک نہیں ٹوٹے گا انشاء اللہ ہم پاکستان کے ساتھ ہیں ہمارا جینا مarna پاکستان کے ساتھ ہے جناب اپسیکر! میں اس وقت اپنے طور پر اور جتنے بھی ہمارے ممبر صاحبان یہاں پر موجود ہیں اور کچھ ہمارے ممبر صاحبان آج نہیں آئے ہیں اور اجلاس میں شریک نہیں ہیں مجھے بہت افسوس ہے کہ بلوچستان کے لیے اور پاکستان کی بقا کے لیے ان کو یہاں پر آنا چاہیے تھا اگر وہ نہیں آتے ہیں تو میں اس ایوان سے سی ایم صاحب سے اور سب سے request کروں گا کہ اس قرارداد میں تو میں کہتا ہوں کہ ان کو ہمارے ساتھ بیٹھنے کا حق نہیں ہے اگر وہ اخلاقی طور پر استغفی دے دیں تو بہتر ہو گا میں انشاء اللہ ایک

دفعہ پھر اپنے ایوان کے ساتھ اپنے قائدی ایم صاحب کے ساتھ اور بلوچستان اسمبلی کے لیے بلوچستان کے لیے میں اور میرے تمام اراکین جو ہمارے دوست موجود ہیں ہم ان کے ساتھ اس کو sport کریں گے کہ جزل پرویز مشرف کو آج اور اسی وقت جانا چاہیے کیونکہ تینوں صوبوں کی اسمبلی کے اجلاس ہوئے ہیں اور ان کے خلاف قرارداد اکثریت سے منظور ہوئی ہے تو یہ ہماری بلوچستان کی اسمبلی آخری اسمبلی ہے جو آج پیش کر رہی ہے اور انشاء اللہ باری اکثریت سے منظور ہو گی اگر وہ ابھی تک نہیں مانتے ہیں تو ان کے لیے شرم کی بات ہے ان کو آج اور اسی وقت جانا چاہیے۔ Thank you very much.

جناب اپسیکر!

جناب ڈی ڈی اپسیکر: ظہور بلیدی صاحب! آذان ہو رہی ہے۔

میر ظہور احمد بلیدی (وزیر جی ڈی اے / ربی سی ڈی اے): جناب اپسیکر صاحب! آج ایک تاریخی دن ہے کہ بلوچستان اسمبلی نے ایک آمر، جابر اور ہزاروں بلوچوں کے قاتل صدر کے خلاف تحریک پیش کی جو کہ منظور ہو رہی ہے جناب اپسیکر! جزل ریٹائرڈ پرویز مشرف نے پاکستان کا آئین توڑا اس کے بعد انہوں نے ایک منتخب اور جمہوری حکومت کا تختہ الثالیا اور عوام کی خواہشات کی پامی کی جناب اپسیکر صاحب! جزل مشرف کے خلاف آج جو تحریک پیش ہوئی ہے میرے خیال سے ان پر بہت کم الزامات ہیں جس طرح ان پر الزامات اور چارچین شیٹ پیش کی ہے ان سے کئی زیادہ پاکستان اور خاص طور پر بلوچستان کے ساتھ انہوں نے زیادتیاں اور ناجائز کیا ہے انہوں نے بلوچستان میں آپریشن شروع کیا ہے اور بلوچستان کے ہزاروں بے گناہ اور معصوم لوگوں کی جانیں لی ہیں انہوں نے پاکستان کے عدیلیہ کا ٹھہس کر دیا ہے ایک چیف جسٹس کو جو لوگوں کو انصاف فراہم کرتے تھے ان کو بھی پرویز مشرف نے فارغ کر دیا ہے جناب اپسیکر صاحب! نہ صرف پرویز مشرف کا موآخذہ ہو بلکہ جس طرح یوگو سلاویہ کے صدر کو جنگی جرام کے الزام میں گرفتار کر کے ان پر مقدمہ قائم کیا تھا اسی طرح آج پرویز مشرف پر بھی مقدمہ دائر کیا جائے کیونکہ انہوں نے اقبال جرم کیا ہے بلکہ یہی کہا تھا کہ میں بلوچستان کے بلوچوں کو ایسے ماروں گا کہ ان کو پتہ نہیں چلے گا اس منتخب صدر جو مارنے اور دہاڑنے کی باتیں کرتا ہے ان کو اسی کے جرم میں اس موآخذے کے بعد ان پر مقدمہ چلاایا جائے اور ان کو سزا ہوئی چاہیے جناب اپسیکر! میں اس تحریک کی بالکل حمایت کرتا ہوں اور پرویز مشرف کے خلاف مقدمہ کا مطالبہ کرتا ہوں کیونکہ وہ ہمارے ہزاروں

بے گناہ بلوچوں کے قاتل ہیں thank you جناب اپسیکر!

جناب ڈیٹی اپسیکر: شکریہ جناب حمل کلمتی صاحب!

میر حمل کلمتی (وزیر ماہی گیری): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ جناب اپسیکر! آج یہ اسمبلی ایک بہت بڑی تاریخ رقم کرنے جا رہی ہے آج ایک ایسے ریٹائرڈ فوجی جرنیل آمر کے خلاف اس اسمبلی میں موآخذے کی قرارداد پیش کی جا رہی ہے جس نے دو مرتبہ اس ملک کے آئین کو توڑا اور تمام ملک میں بیروزگاری، مہنگائی بجلی، پانی، آٹا اور Law and order کے مسئلے پیدا کیے ہیں اور اسکے علاوہ بلوچ سر زمین پر آپریشن کے ذریعے نواب محمد اکبر خان بگٹی، نوابزادہ میر بالاچ خان مری اور ہمارے بہت سارے بلوچ نوجوانوں کو شہید کیا اور آج تک ہمارے ہزاروں بلوچ نوجوان مختلف جیلوں میں قید و بند ہیں میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح تمام ممبر ان اس تحریک کی حمایت کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ باقی تین اسمبلی سندھ، پنجاب اور سرحد میں تحریک منظور ہونے کے بعد جزل ریٹائرڈ صدر مشرف کو مستعفی ہونا چاہیے تھا لیکن وہ ابھی تک وہی فوجی ذہن کے ساتھ اس کرسی پر چمٹے ہوئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ۔

(اس دوران جناب اپسیکر محمد اسلام بھوتانی صاحب دوبارہ صدارت کی گرسی پر ممکن ہوئے)

جناب اپسیکر: حمل ایک منٹ آپ کی تقریر کے بعد اس قرارداد پروٹوکول ہو گی تمام اراکین اسمبلی کوشش کریں کہ موجود رہے جی حمل صاحب!

میر حمل کلمتی (وزیر ماہی گیری): تو جناب اپسیکر صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ مشرف نے پاکستان کو بہت سارے مسئللوں میں ڈال دیا ہے تو بجائے اور بڑے مسئللوں کا یہ ملک شکار ہواں سے پہلے صدر کے عہدے سے مشرف کو مستعفی ہو جانا چاہیے میں اپنی طرف سے یہ قرارداد پیش کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ تحریک منظور ہونے کے بعد قومی اسمبلی صدر کے موآخذے کا جلد از جلد نوٹس لے لگی شکریہ!

(اس موقع پر اسمبلی کے ممبر صاحبان نے ”گومشرف گو“ کے نعرے لگاتے رہے)

جناب اپسیکر: please ایک منٹ جی اسفندیار!

اسفندیار کا کٹ: جناب اپسیکر! معزز اراکین اسمبلی آپ سب کا مشکور ہوں کہ آپ سب نے مجھے موقع دیا اس اسمبلی اس فورم اور اس اسٹیچ پر آج جو ہماری لاءِ مفسٹر صاحب نے قرارداد پیش کی ہے اس حوالے سے میں فخر خوشی محسوس کر رہا ہوں کہ مجھے موقع ملا اور بلوچستان کی تاریخ میں آج کا دن ایک سنہری حروف سے لکھا

جائے کیونکہ آج وہ دن ہے جو کہ آج ایک جابر ایک ظالم ایک ریٹائرڈ جنرل جو کہ زبرستی اس ملک پر قابض ہوا جس نے اس ملک کے عوام خصوصاً بلوچستان فرنئیں اور فرنئیں میں خاص طور پر وزیرستان اور بلوچستان کے عوام کے ساتھ جس نے ان کے خون سے کھیلان کے ساتھ جو ظلم کیے اور جوز یادتی کی اس کے حوالے سے میں کچھ بولنا چاہتا ہوں کہ اس صدر کو فوراً استعفیٰ دینا چاہیے یا پوری ہماری جتنی بھی سیاسی پارٹیاں ہیں اس کے خلاف اکھٹے ہو کر ایک جہاد کرنا چاہیے کیونکہ بلوچستان کے مشہور نواب محمد اکبر خان بلگٹی اور نواب ابزادہ بالاچ خان مری کے خون سے ان کے ہاتھ رنگے ہوئے ہیں انہوں نے خود اپنی ایک تقریر میں کہا تھا کہ میں بلوچ سرداروں کو بلوچ عوام کو اس طرح hit کروں گا کہ انہیں خود بھی پتہ نہیں چلے گا کہ میں نے کس طرف سے hit کیا ہے مشرف کے ان الفاظ پر میں یہ چاہتا ہوں کہ ان کے خلاف ایف آئی آر درج کی جائے مشرف نے ہماری فوج اور سولیین کے ساتھ جو نفرت پیدا کی ہے اس کو ختم ہونا چاہیے یہ جنرل مشرف کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے اگر جنرل مشرف گیا تو ہی عوام اسی آرمی کے ساتھ ہیں انکے ساتھ یہ جو نفرت ہوئی ہے یہ سب ختم ہو جائے گی میں اس قرارداد کی پرواز و رحمایت کرتا ہوں

Thank you sir!

جناب اسپیکر: جی بشرط دوست صاحب!

عبدالحالق بشرط دوست (وزیر بلدیات): بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب اسپیکر صاحب! میں پیشوں کے ایک شعر سے اپنی باتوں کا آغاز کروں گا خوشحال خان بابا کہتا ہے:

پہ جہان دنگیا لے دی دادی دوہ کارہ یا جہا اونھی لگری یا جہا کامران سی

جناب! آج کی یہ قرارداد بلوچستان کی تاریخ میں سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہے اور اس کے ساتھ میں اس ایوان سے یہ کہتا ہوں کہ یہ مطالبہ کیا جائے کہ جنرل پرویز مشرف کے خلاف نہ صرف بلوچستان کا مقدمہ بلکہ پاکستان کے ان تمام افراد کا مقدمہ ایک ایک فرد کے قتل کا مقدمہ جو انہوں نے امریکہ کے حوالے سے کیے ہیں اور خاص کر ان لوگوں کا جن کے جذبات بلوچستان میں مجروم ہوئے ہیں جس طرح نواب اکبر گٹھی کا قتل کیا گیا اور جس بھیانہ انداز سے ان کی نماز جنازہ پڑھائی گئی اور جس طریقے سے انہیں دفن کیا گیا انسانیت قبائلی رسم و رواج اور اسلام کی روح کے بالکل خلاف ہے میں یہ کہنا چاہیے گا کہ ان کے خلاف زبردست مقدمہ تیار کیا جائے اور ان کا موآخذہ خواجہ کرنا چاہیے لازماً کرنا چاہیے

ان پر قتل کا مقدمہ بھی چلانا چاہیے ان کو محفوظ راستہ نہیں دینا چاہیے ان کے ہاتھ صوبہ پشتوخواہ کے پشتوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں اور اسی طرح بلوچستان کے بلوچوں کے خون سے رنگے ہوئے ہیں اور وہ امر یکہ کاپٹو ہے اسکولا زماً النصف کے کٹھرے میں کھڑا کرنا چاہیے مہربانی جناب اسپیکر!

جناب اسپیکر: Nawab Sahib shall we go for voting.

وقت دیں ok وہ معزز اراکین جو اس قرارداد کی حمایت میں ہیں May please rise on Nawab کا وقت ہے یا کچھ Please sitdown thank you thank you their seats. کھڑے ہو جائیں۔

اور وہ جو اس کے opposition میں ہے (یہ قرارداد بلوچستان اسمبلی نے متفقہ طور پر منظور کر لی)

اب سیکرٹری اسمبلی گورنر بلوچستان کا حکم نامہ پڑھیں۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی):

ORDER

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of article 109 of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan 1973, I Nawab Zulfiqar Ali Magsi, Governor Balochistan, hereby order that on conclusion of business the Provincial Assembly of Balochistan shall stand prorogue on Friday, the 15th August 2008

Sd/-

(Nawab Zulfiqar Ali Magsi)

Governor Balochistan

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس شام 7 بجے اختتام پذیر ہوا)



بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

(اجلاس منعقدہ 15 اگست 2008ء برطابن 12 شعبان 1429ھ بروز جمعہ۔)

صفہ نمبر	مندرجات	نمبر شمار
1	آغاز تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔	1
1	دعاۓ مغفرت۔	2
2	موجودہ اجلاس کے لئے چیئرمینوں کے پیش کا اعلان۔	3
3	مشترکہ قرارداد نمبر 8 مجاہب محترمہ روہینہ عرفان (وزیر قانون و پارلیمانی امور)	4

